السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میلاد النبی ﷺ منانے کا کیا حکم ہے؟ براہ کرم تفصیل سے جواب دیجیے آج کل اس موضوع پر بہت گفتگو ہو رہی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ قطعاً ثابت نہیں کہ نبی ﷺ نے کبھی اپنا یوم میلاد منایا ہو یا کسی اور کا میلاد منایا ہو اور بہترین طریقہ تو حضرت محمد ﷺ کا ہی طریقہ ہے جب آپ ﷺ نے اس رات کو نہیں منایا تو معلوم ہوا کہ اس رات کی دوسری راتوں پر کوئی فضیلت حاصل بھی ہے تو یہ صرف اس رات کی فضیلت ہے جس میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی نہ کہ بعد میں آنے والے سالوں کی ہر اس رات کو فضیلت حاصل ہے، اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل فرمادی ہے اور نبی ﷺ نے مکمل دین کو امت تک پہنچا دیا ہے اگر اس رات کو منانے کا کوئی شرعی حکم ہوتا یا سنت ہوتا اور آپ ﷺ نے اسے بیان نہ فرمایا اس رات کو خود منایا نہ منانے کا حکم دیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ خدانخواستہ آپ ﷺ کے زمانے میں دین ناقص تھا اور جس بات کا امت تک پہنچانا آپ ﷺ پر فرض تھا آپ نے اسے امت سے چھپایا دوسری طرف صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فھو رد

(صحیح بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود: 2697) صحیح مسلم کتاب الاقضیہ باب نقض الاحکام الباطلة۔۔۔ح: 1718)

''جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے''

بلاشبہ اس رات کو منانا ایک ایسا عمل ہے جو رسول اللہ ﷺ کے بعد شروع ہوا ہے یہ دین میں اپنی طرف سے اضافہ ہے اور دین سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لہذا یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے یہی وجہ ہے کہ اس رات کو نبی ﷺ نے منایا نہ خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اور نہ بعد کے ائمہ دین رحمة اللہ علیہ نے اس رات کو منایا اس رات کو منانے کا آغاز چوتھی صدی ہجری میں بعض رافضیوں نے کیا تھا۔ اور اس سے ان کا مقصد زمانہ جاہلیت کی بعض عادتوں کا احیاء تھا مسلمانوں کو گمراہ کرنا تھا۔ اس دور کے بہت سے لوگوں نے اس رات کو منانا شروع کر دیا اگرچہ جمہور اس کے خلاف تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور یہ بھی فرض ہے کہ یہ محبت سارے سال میں صرف ایک رات کے لئے نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے ہو۔ اور آپ ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ کہ آپ کی اطاعت کی جائے آپ کے نقش قدم پر چلا جائے۔ جو شخص ایسا کرے گا۔ وہ آپ کی اُمت اور آپ کے فرمانبرداروں میں سے ہوگا۔ اور جو شخص عبادت کے لئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کرے جو آپ ﷺ نے مقرر نہ فرمایا ہو تو اس نے آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کی اور دین میں ایسا اضافہ کیا جو اس میں سے نہیں ہے۔ میلاد رات نزول وحی کی رات معراج کی رات ہجرت کی رات اور غزوہ بدر کی رات سے افضل تو نہیں ہے۔ ان سب راتوں میں مسلمانوں کو نفع وخیر حاصل ہوا تھا اور یہ کسی ایک سے بھی ثابت نہیں کہ اس نے ان میں سے کسی رات کو کبھی منایا ہو یا اسے بیداری وشب زندہ داری کے لئے مخصوص کیا ہو حالانکہ وہ اس امت کے سلف تھے۔ اچھا نمونہ تھے وہ لوگ اچھا نمونہ نہیں ہیں۔ جو اپنے ان اسلاف کے طریقہ کی مخالفت کریں۔

(شیخ ابن جبرین)

ازواج مطہرات میں سب سے افضل کون ہیں؟

جواب۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو خصوصی امتیاز وفضیلت حاصل ہے۔ وہ سب امہات المومنین رضوان اللہ عنھما اجمعین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس نام سے موسوم فرمایا ہے۔ ان میں اسلام کے سبقت کے اعتبار سے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہیں۔ جب کہ علم وفہم اور مسلمانوں کو نفع پہنچانے کے اعتبار سے سب سے افضل حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں باقی ازواج مطہرات کو بھی شرف وفضیلت حاصل ہے۔ جس کا انکار صرف رافضی وغیرہ ہی کرتے ہیں۔ ہم رافضیوں اور ان کے پیروکاروں کے عقائد سے اظہار براءت کرتے ہیں۔ ہم سائل کو مشورہ دیں گے کہ وہ عقیدہ واسطیہ کی شروح مثلا (الکواشف الجلیلة والامسئلة والاجوبة الاصولیة التنبھیات النیة اور االروضة الندیة) اور عقائد کی دیگر کتب مثلا ''معارج القبول'' وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38